حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

آئینِ جواں مردی حق گوئی و بے باکی

غلام محمد خان نیازی

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہ اللہ کی ذاتِ گرامی بیسویں صدی میں برصغیر کے سیاست دانوں اور مذہبی رہنماؤں میں ایسے نمایاں اور اظہرمن الشّمس ہے جو محتاج تعارف نہیں۔ وہ تمام زندگی اپنے ایثار، قربانی، بلند کردار اور اعلیٰ کارکردگی کی بناء پر ہمیشہ ممتاز اور معروف رہے۔

آپ بفہ ضلع ہزارہ میں پیدا ہوئے۔ دینی تعلیم کی تکمیل کے بعد عملی طور پر سیاست اور دینی سرگرمیوں میں حصہ لینا شروع کیا۔ اُس وقت فرنگی راج تھا اور برصغیر کی تقسیم معرض وجود میں نہیں آئی تھی۔ تاہم آزادی اور اسلام کی سربلندی کی خاطر مجلس احرار اسلام (ہند) میں شامل ہوئے اور بہت جلد اپنی صلاحیتوں اور ایثار کی بنا پر آل انڈیا مجلس احرار اسلام کے نائب صدر کی حیثیت سے برصغیر کی تقسیم تک کام کرتے رہے۔ انگریز حکمران آپ کی جرأت اور بے باکی سے ہمیشہ ترساں ولرزاں رہے۔ آپ کا حریت پسند کردار اپنے علاقہ میں اتنا بااثر تھا کہ بقول اُن کے مقامی سرکاری ڈاکٹر کو اخلاقی طور پر چائے کی دعوت میں شریک کیا تو انگریز سرکار نے اس ڈاکٹر کو وہاں سے اس لیے بے گناہ تبدیل کردیا۔ تاکہ وہ مولانا کے سیاسی نظریات کے زیر اثر نہ رہے۔

راقم نے آپ کی زیارت بارہ تیرہ سال کی عمر میں پہلی بار کی۔ جب آپ نے نواب آف کالاباغ کے کارندوں کی جانب سے مجلس احرار اسلام کالاباغ کے رضا کاروں پر ظلم وتشدد کے واقعات کو سنا تو آپ جماعت کی طرف سے اُن حالات کا جائزہ لینے ہمارے گاؤں موسیٰ خیل (میانوالی) تشریف لائے۔ اور یہاں سے صوفی عبدالرحیم خان نیازی صدر مجلس احرار اسلام میانوالی اور رضا کاروں کے ہمراہ کالاباغ گئے۔ گو نواب آف کالاباغ کے غنڈوں نے آپ اور آپ کے ساتھی رضا کاروں کو ہراساں کرنے کی کوشش کی لیکن آپ نے نتائج سے بے نیاز ہوکر نہایت ثابت قدمی اور جرأت سے کالاباغ شہر کی ناکہ بندی کو توڑتے ہوئے پروگرام کے مطابق شہر کی بڑی مسجد عیدگاہ میں جلسہ سے خطاب فرمایا اور حالات کا مشاہدہ کرنے کے بعد واپس لاہور چلے گئے۔

تقسیم ملک کے بعد جب مجلس احرار اسلام نے عملی سیاست میں حصہ لینے کی بجائے اپنی سرگرمیاں مرزائیت کے تعاقب میں وقف کیں تو آپ نے پہلے پہل ''نظام العلماء جماعت'' کی داغ بیل ڈالی اور پھر جمعیت علماء اسلام کا احیاء کر کے اس کے جنرل سیکرٹری مقرر ہوئے۔ آپ نے دیگر علماء کرام کے ہمراہ پورے ملک کا ہمہ گیر اور ہنگامی دورہ کیا، جس سے ملک کے طول وعرض میں جمعیت علمائے اسلام کی شاخوں کا قیام عمل میں آ گیا۔ یہ جماعت اپنی مدبرانہ پالیسیوں کی بنا پر تھوڑے ہی عرصہ میں ملک کی اہم مذہبی اور سیاسی جماعت بن کر اُبھری۔

آپ نے ہی اپنے حسنِ تدبر سے لیبر پارٹی سے تعاون کا معاہدہ کیا اور لاہور میں ایک ایسی عظیم الشان کانفرنس اور بے مثال تاریخی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ جمعیت علمائے اسلام کے مختلف کاروان لاہور شہر کے مختلف اطراف سے داخل ہوئے اور لوگوں کی اتنی کثیر تعداد تھی کہ لاہور کے ہوٹل عوام کو کھانا اور رہائش مہیا کرنے سے بے بس ہو گئے۔ اس کانفرنس کے اثرات نے جماعت کے وقار اور ملکی سیاست میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ ایوبی دور ۱۹۶۲ء میں مغربی پاکستان کی صوبائی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے اور بعد میں بھٹو دور ۱۹۷۰ء میں اپنے حلقہ سے قومی اسمبلی کے ممبر کی حیثیت سے کامیاب ہوئے۔

آپ نے صوبائی اسمبلی کے افتتاحی اجلاس میں تقریب حلف برداری کے دوران جرأت سے مجوزہ حلف سے انحراف کر کے اسلام کی پاسداری کا برملا اظہار کیا تو اس جرأتِ کردار کو ذرائع ابلاغ کے علاوہ ملک کے دیندار طبقہ نے بہت سراہا۔

ایوبی دور میں عید کا چاند نظر نہ آنے کے باوجود حکومت کی طرف سے زبردستی عید منانے کی کوشش کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور بخوشی گرفتاری قبول کی۔ تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں جب راہ نما اور دیگر اکابر پسِ دیوارِ زنداں چلے گئے تو آپ پس پردہ رہ کر تحریک کی رہنمائی فرماتے رہے اور ہدایات سے نوازتے رہے جس سے تحریک نے طول پکڑا۔

آخری ایام میں آپ نے راولپنڈی صدر کی بھوسہ منڈی کی مسجد میں خطابت کے فرائض ادا کیے۔ آپ کی کوئی نرینہ اولاد زندہ نہیں تھی۔ صرف ایک بیٹی تھی جو اپنے خاوند کے ہمراہ اُس کی ملازمت کے دوران اسلام آباد رہائش پذیر رہی۔ آپ کی وفات کے موقع پر پاکستان ٹیلی ویژن نے خصوصی پروگرام نشر کیا۔

جانشین امیر شریعت حضرت مولانا سید ابوذر بخاری اور سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہم کی دعوت پر آپ نے حکومتِ وقت کی طرف سے پابندی کے باوجود بھرپور ایمانی قوت سے چناب نگر (ربوہ) پہنچ کر مسلمانوں کی پہلی مسجد ''مسجد احرار'' کی تقریب سنگِ بنیاد کے موقع پر اجتماعِ جمعہ سے خطاب کیا۔

تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں مولانا نے اسمبلی کے اندر اور باہر بھرپور حصہ لیا اور حکومت کو قادیانیت کے عقائد اور ملک دشمن نظریات کے دستاویزی ثبوت فراہم کیے۔ انھوں نے تمام ممبرانِ قومی اسمبلی کو ایک محضر نامہ کے ذریعے اس خطرناک فتنے سے آگاہ کیا۔ آپ کی شبانہ روز محنت کے نتیجہ میں حکومت نے ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم

اقلیت قرار دے دیا۔ اس تحریک میں دیگر زعماء کے علاوہ آپ کا عملی کردار نا قابل فراموش ہے۔ آپ نے تمام عمر لادین قوتوں اور عقائد باطلہ کے خلاف تحریری اور تقریری جدوجہد جاری رکھی اور کبھی بھی وقتی مصلحت کو آڑ بنا کر اپنے نظریات کے اظہار میں کوتاہی نہیں کی۔

قومی اور صوبائی اسمبلی کے اجلاس کے دوران آپ بذلہ سنجی اور نکتہ آفرینی کے باعث نمایاں اور ممتاز رہے۔ بعض اوقات آپ کا ذومعنیٰ نکتہ مزاح پیدا کر دیتا، جس سے نہ صرف شرکاء اجلاس محظوظ ہوتے بلکہ مسئلہ یا قرارداد کو سمجھنے میں مزید آسانی پیدا ہو جاتی تھی۔

مولانا غلام غوث ہزارویؒ اپنے اخلاص اور بے لوث کارکردگی کی بنا پر مجلس احرار اسلام کے زعماء میں شمار ہوتے تھے اور آزادی اور اسلام کی سربلندی کی خاطر جماعتی سرگرمیوں سے کبھی بھی دریغ نہ کیا۔ اس لیے آپ جماعت کی اعلیٰ قیادت میں شریک عمل رہے۔ مولاناؒ نے تمام عمر سادہ اور درویشانہ زندگی بسر کی۔ معاشی حالات چاہے موافق یا غیر موافق رہے۔ آپ کی طرزِ زندگی کو متاثر نہ کر سکے۔ جہاں آپ نے ملکی سیاست میں بھرپور عملی حصہ لیا اور مذہبی نظریات کے پرچار کے داعی رہے، وہاں علمی اور ادبی محاذ پر جمعیت علمائے اسلام کے اخبار ''ترجمانِ اسلام'' کے مدیر رہے۔ اور اسے نہایت کامیابی سے جاری رکھا۔ انھوں نے اسلام دشمن اور لادین طاقتوں کے خلاف قلمی جہاد کیا۔ آپ کی ذات نمود و نمائش سے ہمیشہ بیگانہ رہی۔ وہ فقیری میں امیری کرتے تھے۔ ہمیشہ سادہ لباس اور خوراک پر اکتفا کرتے رہے۔ تمام عمر جہاں تک ہوسکا ملتِ اسلامیہ پاکستان کی ترقی اور ملکی بقا کی خاطر سردھڑ کی بازی لگائے رکھی۔ آپ نے پوری زندگی سادگی اور اصول پرستی میں بسر کی۔ جس پر مجلس احرار اسلام اور جمعیت علمائے اسلام کو ہمیشہ فخر رہے گا۔ آپ کا بے داغ کردار آپ کی مخلصانہ جدوجہد کا نہ صرف غماز تھا بلکہ کارکنوں کے لیے مشعل راہ بھی ثابت ہوتا تھا۔

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان

ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

4 مئی 2008ء
اتوار بعد نماز مغرب

دفتر احرار 69/C
وحدت روڈ نیو مسلم ٹاؤن لاہور

نوٹ: ہر انگریزی ماہ کی پہلی اتوار کو بعد نمازِ مغرب مجلس ذکر و اصلاحی بیان ہوتا ہے

تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبہ تبلیغ) مجلس احرار اسلام لاہور فون: 042-5865465